بسم اللہ الرحمن الرحیم

وطن اقامت سے شرعی مسافت پر جاکر واپس آنے پر نماز کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا آبائی علاقہ پنجاب (منڈی بہاؤالدین) ہے، لیکن نیوی کی ملازمت کے سلسلے میں فیملی سمیت کراچی شفٹ ہوا ہوں، مستقل کراچی نہیں رہنا جاب سے ریٹائر ہونے یا درمیان میں ادارے نے جب بھی پنجاب بھیج دیا تو واپس پنجاب ہی جانا ہے۔ بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ کراچی سے (92 کلومیٹر سے زیادہ کی مسافت پر واقع) کسی دوسرے شہر جیسا کہ گوادر وغیرہ ادارے کی طرف سے جانا ہوتا ہے اور پھر چار پانچ دن (پندرہ دن سے کم) کے لیے کراچی آتا ہوں، کراچی آنے سے پہلے ہی ہمیں آرڈر ہوتا ہے کہ چار پانچ دن کراچی ٹھہر کر پھر دوبارہ گوادر واپس آنا ہے یا کسی دوسرے شہر (جو 92 کلومیٹر کی مسافت پر ہوتا ہے، وہاں) جانا ہے۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا ہے کہ چونکہ پنجاب سے 18 سال کے لیے کراچی آئے ہو تو اب کراچی سے کسی اور جگہ جاؤ گے تو قصر نماز پڑھو گے، لیکن جب کراچی آؤ گے تو پوری نماز پڑھو گے، اگرچہ پندرہ سے کم دنوں کے لیے ہی کراچی آؤ نماز پوری ہی پڑھنی ہوگی۔ آپ اس بارے میں شرعی رہنمائی فرما دیں کہ جب میں گوادر سے کراچی چار پانچ دنوں کے لیے آؤں گا اور آنے سے پہلے مجھے کنفرم معلوم بھی ہو کہ کراچی سے پھر مجھے 92 کلومیٹر سے دور دوسرے شہر جانا ہے۔، تو کراچی میں میں پوری نماز پڑھوں گا یا قصر نماز پڑھوں گا؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں گوادر سے جب بھی آپ پندرہ سے کم دنوں کے لیے آئیں گے تو آپ کو پوری نماز نہیں پڑھنی بلکہ قصر پڑھنی ہے۔ مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنے وطنِ اصلی سے کم از کم 92 کلومیٹر کی مسافت پر جائے اور وہاں پندرہ یا اس سے زیادہ (خواہ بیس تیس سال تک) ٹھہرنے کی نیت ہو لیکن بالآخر واپس اپنے وطنِ اصلی آنے کا ہی ارادہ ہے مستقل اُس جگہ نہیں ٹھہرنا تو یہ جگہ اس شخص کے لیے وطنِ اقامت کے طور پر شمار ہوتی ہے اور وطنِ اقامت تین چیزوں سے ختم ہو جاتا ہے، ایک وطنِ اصلی جانے سے دوسرا کسی اور جگہ کو وطنِ اقامت بنانے سے تیسرا، کسی بھی طرح کا سفرِ شرعی کرنے سے۔ اس میں وطنِ اقامت کو اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وطنِ اقامت میں بیس تیس سال یا اس سے بھی زیادہ ٹھہرنے کے لیے آیا تھا وہ صرف وطنِ اقامت تھا جو مذکورہ بالا کسی بھی چیز سے باطل ہو جاتا ہے لہٰذا پوچھی گئی صورت میں کراچی آپ کے لیے وطنِ اقامت ہے تو جب آپ کراچی سے گوادر یا شرعی مسافت (92) کلومیٹر کی دوری پر جائیں گے، تو کراچی والا آپ کا وطنِ اقامت باطل ہو جائے گا اور یوں جب بھی آپ گوادر وغیرہ شرعی مسافت سے کراچی آئیں گے تو پھر نئے سرے سے آپ کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر پندرہ دن یا زائد مسلسل ٹھہرنے

کی نیت ہوگی، تو پھر وطنِ اقامت بن جائے گا اور اگر پندرہ سے کم دنوں کی نیت ہوگی، تو وطنِ اقامت نہیں بنے گا، بلکہ وہاں آپ مسافر ہی رہیں گے اور قصر نماز پڑھنی ہوگی۔

وطنِ اقامت کی تعریف(Definition) کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"وطن سفر وقد سمي وطن إقامة وهو البلد الذي ينوي المسافر الاقامة فيه خمسة عشر يوما أو أكثر" ترجمہ: اور وطنِ سفر اور اسی کو وطن اقامت بھی کہا جاتا ہے یہ وہ شہر (یا علاقہ) ہے، جس میں مسافر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کرے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ 157، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اسی طرح وطنِ اقامت کی تعریف اور اس کا حکم بیان کرتے ہوئے شمس الائمہ، امام سَرَخْسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ /1090ء) لکھتے ہیں:"ووطن مستعار وهو أن ينوي المسافر المقام في موضع خمسة عشر يوما وهو بعيد عن وطنه الأصلي، والوطن المستعار ينقضه الوطن الأصلي ووطن مستعار مثله والسفر لا ينقضه وطن السكنى وقد قررنا هذا الأصل فيما أمليناه من شرح الزيادات فأكثر المسائل على هذا الأصل بخروجها ثمة" یعنی: دوسری قسم وطن مستعار (وطن اقامت) اس سے مراد، جہاں مسافر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے اور وہ وطن اصلی سے دور ہو۔ اور وطن اقامت کو وطن اصلی، وطن اقامت اور سفر شرعی باطل کر دیتے ہیں۔ بے شک اس ضابطے کو ہم نے شرح زیادات پر اپنی امالی میں ثابت کیا ہے، پس اکثر مسائل وہاں کی آبادی سے نکلنے کے ساتھ اس ضابطے پر مبنی ہیں۔ (مبسوط سرخسی، جلد1، صفحہ 250، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

وطنِ اقامت کے باطل ہونے کی صورتوں کے متعلق علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی قدس سرہ السامی لکھتے ہیں:"وطن الاقامة ينتقض بالوطن الاصلی وبوطن الاقامة ايضاً وينتقض بالسفر ايضاً۔ ملخصاً" ترجمہ: وطن اقامت وطن اصلی سے باطل ہوجاتا ہے اور کسی دوسری جگہ کو وطن اقامت بنانے سے بھی باطل ہوجاتا ہے اور سفر کرنے سے بھی باطل ہوجاتا ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ 498، مطبوعہ کوئٹہ)

لہٰذا اب دوبارہ کراچی آنے پر پندرہ دن یا اس سے زائد رہنا ہو، تو پوری نماز ادا کرنا ہوگی، ورنہ قصر کرنا ہوگی جیسا کہ تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(او ینوی اقامة نصف شهر ینوی بموضع) واحد (صالح لها، فیقصر فی اقل منه)۔ ملخصاً" ترجمہ: یا (مسافر تب مقیم ہوگا) جب اس نے ایسی ایک ہی جگہ جو اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو، اس پر آدھا مہینا (پندرہ دن) ٹھہرنے کی نیت کی ہو، لہٰذا پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی صورت میں قصر کرے گا۔ (تنویر الابصار والدر المختار، جلد2، صفحہ 728، مطبوعہ کوئٹہ)

ملازمت والی جگہ وطنِ اقامت ہونے اور اس کا حکم بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"جبکہ وہ دوسری جگہ نہ اس کا مولد ہے، نہ وہاں اس نے شادی کی، نہ اسے اپنا وطن بنالیا یعنی یہ عزم نہ کرلیا کہ اب یہیں رہوں گا اور یہاں کی سکونت نہ چھوڑوں گا، بلکہ وہاں کا قیام صرف عارضی بربنائے تعلق تجارت یا نوکری ہے، تو وہ جگہ وطن اصلی نہ ہوئی اگرچہ وہاں بضرورت معلومہ قیام زیادہ اگرچہ وہاں برائے چندے یا تاحاجت اقامت بعض یا کل اہل وعیال کو بھی لے

جائے کہ بہر حال یہ قیام بیک وجہ خاص سے ہے، نہ مستقل و مستقر، تو جب وہاں سفر سے آئے گا جب تک ۱۵ دن کی نیت نہ کرے گا قصر ہی پڑھے گا کہ وطن اقامت سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 271، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور)

مزید ایک مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "جب کہ مسکن زید کا دوسری جگہ ہے اور بال بچوں کا یہاں رکھنا عارضی ہے، تو جب یہاں آئے گا اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرے گا، قصر کرے گا اور پندرہ دن یا زیادہ کی نیت سے مقیم ہو جائے گا، پوری نماز پڑھے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 270، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Aqs-2897

تاریخ اجراء: 11 شعبان المعظم 1447ھ/30 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net